کتابیات

قرب الاسناد
بشارۃ المصطفیٰ
فلاح السائل
ثواب الاعمال
احتجاج
مجالس المفید
فہرست النجاشی
جامع الاخبار
جمال الاسبوع
جنت
فرحت الغری
کتاب الاختصاص
منتخب البصائر
عدد
سرائر
محاسن
ارشاد
کشف الیقین
تفسیر العیاشی
قصص الانبیاء
استبصار
مصباح الزائر
صحیفۃ الرضاؑ
فقہ الرضاؑ
ضوء الشہاب
روضۃ الواعظین
صراط المستقیم
امان الاخطار
طب الائمہ

علل الشرائع
دعائم الاسلام
عقائد
عدت
اعلام الوریٰ
عیون و المحاسن
غرر و الدرر
غیبۃ الشیخ
غوالی اللئالی
تحف العقول
فتح الابواب
تفسیر علی بن ابراہیم
تفسیر فرات بن ابراہیم
کتاب الروضہ
کتاب العتیق الغروی
مناقب ابن شہر آشوب
قبس المصباح
قضاء الحقوق
اقبال الاعمال
دروع
کمال الدین
کافی
رجال الکشی
کشف الغمہ
مصباح الکفعمی
کنز جامع الفوائد و
تاویل الآیات الظاہرہ
معاً
خصال

بلد الامین
امالی الصدوقؒ
تفسیر الامامؑ
امالی الشیخؒ
تمحیص
عمدۃ
مصباح الشریعہ
مصباحین
معانی الاخبار
مکارم الاخلاق
کامل الزیارۃ
منہاج
مہج الدعوات
عیون اخبار الرضاؑ
تنبیہ خاطر
کتاب نجوم
کفایہ
نہج البلاغہ
غیبۃ النعمانی
ہدایت
تہذیب
خرائج
توحید
بصائر الدرجات
طرائف
فضائل
کتابی الحسین بن سعید
اولکتابہ والنوادر
من لایحضرہ الفقیہ

بحار الانوار (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوازدہم ۱۲

درحالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

عنوانات	صفحہ نمبر
باب ۲۳	
غیبتِ کبریٰ میں دیدارِ امامؑ	
آخری توقیع امامِ زمانہ، علی بن محمدؒ کے نام	۲۱
امامِ قائمؑ ایامِ حج میں	۲۲
حضرت خضرؑ دورِ غیبت میں امامِ قائمؑ کے لیے مونس تنہائی میں	۲۳
آپؑ ہر سال فریضۂ حج ادا کرتے ہیں	۲۳
صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی	۲۴
بہترین جائے قیام طیبہ ہے	۲۵
مقامِ روحاء کا سنہرا پہاڑ	۲۵
دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا	۲۶
غیبتِ طویل و قصیر	۲۸
امامِ قائمؑ کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے	۲۹
دورِ غیبت میں لوگوں کے اقوال	۳۰
چند علامتیں قبل از ظہور	۳۱
غیبت میں آپؑ کا قول	۳۲
بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا	۳۳

عنوانات	صفحہ نمبر
باب ۲۴	
ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے	
جزیرۂ خضراء اور بحرِ ابیض کے واقعات	۳۶
رسالۂ جزیرۂ خضراء و بحرِ ابیض	۳۶
مازندرانی کی روایت	۳۶
مولانا احمد اردبیلی کی ملاقاتِ امامؑ	۵۱
امیر اسحاق استرآبادی	۵۲
میرزا محمد استرآبادی	۵۳
ایک قاشانی کا واقعہ	۵۴
بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمۂ شہادتین	۵۵
باب ۲۵	
علاماتِ ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر	
نزولِ حضرت عیسیٰؑ اور امامِ قائمؑ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا	۶۰

(۱۴۵) دآبّۃ الارض سے مراد

حضرت امام رضا علیہ السّلام نے قولِ خدا :
آیت " وَاَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ " (النّمل آیت ۸۲، پ ۲۷)
ترجمہ " ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دآبّہ نکالیں گے جو اُن سے
کلام کرے گا۔"
کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السّلام ہیں۔" (مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۶) ابو عبداللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے
ارشاد فرمایا کہ : "میں دآبّۃ الارض ہوں۔"

(مناقب ابن شہر آشوب)

(۱۴۷) رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

جابر نے حضرت ابوجعفر امام محمّد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے
قولِ خدا : " اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ "
(وہ تو مُردے ہیں بغیر زندگی کے) (نحل ۱۴، ۲۱)
آپ نے فرمایا : اس سے مراد : کفّار غیر مومنین۔
آیت : اور : " وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ " (نحل ۱۴: ۲۱)
(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اُٹھائے جائیں گے۔)
اس سے مراد : اَنَّهم لا يومنون واَنّهم يشركون : (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)
آیت : اور اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
(تمہارا معبود، معبودِ واحد ہے)
مراد : یعنی : فانّه كما قال الله : تو وہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے
آیت : اور " فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ "
(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)
اِس کا مطلب یہ ہے کہ : لا یومنون بالرّجعۃ انّها حقّ
یعنی : وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

★ ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمّد باقر علیہ السّلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۱۴۸) وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا کی تفسیر

عبدالرحمان بن محمّد علوی نے معنعنًا ابنِ عبّاس سے روایت کی ہے کہ انھوں
نے قولِ خدا : " وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا " (سورۃ الشمس : ۲، پ ۹۱)
(قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)
کے متعلق فرمایا : " الائمّة منّا اهل البيت يملكون الارض فی آخر
الزّمان فيملؤنها عدلاً وقسطاً "
اس سے مراد : "ہم اہل بیت کے ائمّہ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور
اسے عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔"

(۱۴۹) منکرینِ رجعت کیلئے قرآنی آیات سے رد

تفسیر نعمانی میں اُن روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السّلام سے
وارد ہوتی ہیں کہ : اُن لوگوں کی رد جو رجعت کے منکر ہیں اللہ تعالیٰ کے یہ قول ہیں :
آیت " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُّكَذِّبُ
بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ " (سورہ نمل : ۸۳، پ ۲۷)
"اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی
تکذیب کرتا تھا پس اُنھیں صف آرا کیا جائے گا۔
یعنی : اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی
دوسری آیت ہے :
اور قولِ خدا " وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا " (سورۃ الکہف : ۴۷، پ ۱۸)
ترجمہ (اور ہم اُن سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)
یعنی : ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔
منکرینِ رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت :
(آیت) " وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ "
(اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے (الانبیاء آیت ۹۵، پ ۲۱)
وہ زمانۂ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔)
لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

"جب قربِ ساعت اُن پر عذاب نازل ہوگا تو " اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ "ا
(ہم اُن کے لیے دآبۃ الارض نکالیں گے) اور یہ صفا و مروہ کے درمیان سے
برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے
اُس وقت تکلیف اُٹھ جائے گی ، توبہ کا وقت ختم ہو جائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی
اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

★ وقیل : لا یبقیٰ مومن اِلّا مسحتہ و لا یبقیٰ منافق اِلّا خطمتہ
تخرج لیلۃ جمع والناس یسیرون الیٰ منیٰ ، (عن ابن عمر)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق
ایسا نہ بچے گا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شبِ جمعہ میں
برآمد ہوگا جبکہ لوگ منیٰ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (یہ ابن عمر کی روایت ہے)

★ و روی محمد بن کعب القرظیؒ : . . . . قال : سئل علیؑ صلوات
الرحمٰن علیہ عن الدآبۃ : فقال : اَمَا واللہ ما لہا
ذنب و اِنَّ لہا للحیۃ و فی ھذا اِشارۃ الیٰ اَنّہا من الانس"

اور محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلوات الرحمٰن علیہ سے دآبۃ الارض
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس (دابّہ) کے دُم نہیں ہوگی بلکہ داڑھی
ہوگی" اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

★ و روی ابن عباس : انّہا دابّۃ من دوابّ الارض لہا زغب و ریش و
لہا اربع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔
اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

★ اور حذیفہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا
" دابّۃ الارض ستّر ہاتھ طویل ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا کہ اس کو کوئی پکڑ
نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مہر
لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ "یہ مومن" ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مہر
لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ "یہ کافر" ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰؑ
کا عصا اور حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے
اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر) لوگ پکاریں

ا (سورۃ ۲۷ النمل آیت ۸۲)

گے " اے مومن " اور " اے کافر "۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

" دآبۃ الارض تین مرتبہ خروج کریگا۔ پہلی مرتبہ وہ اقصائے مدینہ (مدینہ کے کنارے)
سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرا میں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی
خبر قریہ یعنی مکّہ میں نہیں پہونچے گی ، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا
اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکّہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت
اس کی خبر سارے صحرا میں اور مکّہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجدِ اعظم "مسجدِ حرام" میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ
نہیں کرے گا ، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب بھی آئے گا
تو دائیں جانب باہر سے حجرِ اسود اور بابِ بنی مخزوم کے درمیان ، اسے دیکھ کر
لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان
سے گذرے گا اور اُس کا چہرہ کوکبِ دُرّی کے مانند چمکتا ہوگا ، پھر وہ زمین
کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پا سکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے
کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے
گا اور کہے گا : اے فلاں ! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں
کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز
ہو جائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ اے مومن ! یا
اے کافر ! "

★ اور وہب کا بیان ہے کہ دآبۃ الارض کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طائر کے مانند ہوگا
اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تُكَلِّمُهُمْ " یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا
جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا ، وہ اُن لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ
سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ یہ سب لوگ جہنّم میں جانے والے ہیں:

نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ
لوگوں سے کہے گا:

آیت : " اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ " (سورۃ ۲۷ النمل آیت ۸۲)
یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانیوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)